12403 ـ شادی کاارادہ ہولیکن اس کی طاقت نہ پانےوالے کونصیحت

سوال

ہمارے ہاں مسجد میں ایک پروگرام کا اہتمام ہوا جس میں مسلمان نوجوانوں نے اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں کے ساتھ شادی کے متعلق احادیث کے بارہ میں مناقشہ کیا اور یہ کہ انہیں چاہیے کہ وہ نوجوانوں کی شادی کے معاملات میں آسانی پیدا کریں ۔
تواس موضوع نے کئ اورموضوع بھی بحث کے لیے کھول دیے ، والدین زوجین کی حالت اوران کی رفاہ کا اہتمام کرتے ہیں اور پھرخاص طور پربچے کی پیدائش کے موقع پر ۔
دور حاضرمیں طالب علم گریجویشن کی تعلیم 21 برس کی عمرمیں یا میڈیکل کی تعلیم 23 برس کی عمر میں مکمل کرتے ہیں اور وہ شادی کا خرچہ برداشت نہیں کرسکتے ، توان کے لیے آپ کون سی عملی نصیحت فرمائیں گے ، یورپ میں بہت سے ایسے نوجوان ہیں جو اپنے آدھے دین (شادی) کومکمل کرنا چاہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

آدمی کا امورشرعیہ میں مناقشہ کرنا اوراس میں وقت گذارنا اس کے لیے سب سے نفع مند کام ہے ، اس لیے کہ طلب علم فرض اور عبادت کا درجہ رکھتا ہے اوراس کام میں مصروف ہے جواسے اوردوسروں کے لیے بھی نفع مند ہے ۔

ایک بات یاد رکھنی چاہیے کہ جب مناقشہ میں کسی مسئلہ میں مشکل پیش آئے توانہیں چاہیے کہ وہ اس کوعلماء کرام سے پوچھ لیں ۔

دوم :

فسق وکفر والے ممالک میں رہنے والوں کے لیے نصیحت ہے کہ وہ مسلم ممالک کی طرف ہجرت کریں جہاں پردنیاوی فتنے نہیں پائے جاتے ، اوراسے وہاں بھی شادی کے لیے عورتیں مل جائیں گی اور یہ عورتیں ایک دوسرے

سے بڑھ کرہیں لیکن ان میں اختیاروہ کرنی چاہیے جو(دینی ناحیہ سے) اچھی ہو ۔

اورہم اسے یہ نصیحت کریں گے کہ وہ ایسا ماحول ترک کردے جہاں پر اس کے قدم پھسلنے کا خطرہ ہے ، چاہے وہ رہائشی یا کام کرنے اور یا پھر پڑھائ کا ماحول ہو ۔

اور ہم اسے یہ بھی نصیحت کریں گے کہ وہ جتنی جلدی ہوسکے شادی کرلے اور ایسی صالحہ لڑکی اختیارکرے جواسے مہراور دوسری فرمائشوں سے تنگ نہ کرتی رہے ۔

یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ اگر وہ شادی کی طاقت نہیں رکھتا تو اللہ تعالی کا تقوی اختیارکرتے ہوئے حرام کردہ اشیاء کی طرف نہ دیکھے اور نہ ہی حرام کردہ اشیاء سنے اور حرام کی طرف جانے اوراسے چھونے سے بھی باز رہے ، اوراس کے لیے روزے اورنماز اوردعاء اور صالح قسم کے دوست واحباب سے تعاون حاصل کرے ، اور اپنے وقت کوگزارنے کے لیے طلب علم اور حفظ قرآن اور دعوت الی اللہ میں مصروف رہے اس لیے کہ اگر نفس کواللہ تعالی کی اطاعت میں مصروف نہ رکھا جائے تووہ اللہ تعالی کی معصیت میں مشغول ہوجائے گا ۔

سوم :

ولی الامر اور نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کوہماری نصیحت ہے کہ وہ شادی کے لیے تکمیل تعلیم کا بہانہ نہ بنائیں اور اسے رکاوٹ نہ بنائیں ۔

تحصیل علم میں شادی رکاوٹ کب بنی تھی ؟ بلکہ تجربہ اور واقع تواس کے برعکس اور اس پرشاھد ہے کہ شادی توتحصیل علم میں ممد اورمعاون ثابت ہوتی ہے ، اس لیے کہ ذہن ہرقسم کے غلط خیالات سے صاف شفاف ہوجاتا اور سوچ وفکر میں راحت آجاتی ہے ، بلکہ اس سے بڑھ کریہ ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نوجوانوں کوشادی والے حکم کی تعمیل کرنے میں جلدی ہے ۔

اورنوجوانوں کے اولیاء کے ذمہ بھی ہے کہ وہ نوجوانوں کوایسی فرمائشیں کرکے جن میں اسراف اور زیادتی ہو تنگ نہ کریں ، اور صرف وہ چیز ہی طلب کریں گھراور عورت کی ضرورت ہو ، اور انہیں یہ علم ہونا چاہیے کہ شادی طلب رزق کے اسباب میں سے ایک سبب ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

اورتم میں سے جومردوعورت شادی شدہ نہ ہوں ان کا نکاح کردواور اپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی اگروہ مفلس بھی ہوں گے تواللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا ، اللہ تعالی کشادگی والا اور علم والا ہے النور (32) ۔

واللہ تعالی اعلم .